رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

لاہور (پاکستان)

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۱۳ صلح ۱۳۲۷ ہش	یکم ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء	نمبر ۵

اخبار احمدیہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور زکام کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر سیالکوٹی سابق مبلغ گولڈ کوسٹ لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

سردار محمد ابراہیم پر ہندوستانی ہوائی جہاز کی بمباری

ہندو مسلم اتحاد کیلئے گاندھی جی کا برت

مارشل سٹالن کی حالت تشویشناک ہوگئی۔

کشمیر کی جنگ ڈوگرہ راج کے خاتمہ کے لئے ہے۔

سردار محمد ابراہیم کا بیان

کراچی ۱۲ جنوری۔ سردار محمد ابراہیم صدر آزاد کشمیر حکومت لیک سکس جانے کے لئے آج یہاں وارد ہوئے۔ آپ کے ہمراہ آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر ایم۔ ڈی تاثیر جائینگے۔ آپ حفاظتی کونسل میں کشمیر کا معاملہ پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ خیال ہے کہ دو ہفتہ کے قریب وہ وہاں ٹھہریں گے۔ اور واپسی پر عرب ممالک کی سیاحت بھی کریں گے۔ آپ نے آج ایک بیان میں بتایا کہ اگر حفاظتی کونسل نے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

حکومت نظام کشمیر میں حملہ آوروں کی مدد نہیں کررہی

ایک غلط افواہ کی تردید

حیدرآباد دکن ۱۲ جنوری۔ حکومت نظام کی طرف سے شائع شدہ ایک پریس نوٹ میں اس خبر کی پرزور تردید کی گئی ہے۔ کہ نظام حکومت کشمیر میں لڑنے والے حملہ آوروں کی مدد کررہی ہے۔ یہ خبر دہلی کے ایک اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ پریس نوٹ میں اس خبر کو سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کا برت

دہلی ۱۲ جنوری۔ مسٹر گاندھی نے آج شام پرارتھنا کے بعد بتایا کہ ہندو مسلم اتحاد کی خاطر میرا ارادہ کل سے برت رکھنے کا ہے۔ اور جب تک کوئی بہتر صورت پیدا نہ ہوئی۔ میں برت نہ توڑونگا۔ (ا۔پ)

گلگت کیطرف سے آزاد فوجوں کی پیشقدمی

سرینگر ۱۲ جنوری۔ حکومت کشمیر نے اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ گلگت کی طرف حملہ آور نہایت سرعت سے بڑھ رہے ہیں۔ جس سے سرینگر اور اسکے گرد و نواح میں خوف ہراس پیدا ہوگیا ہے اور ہندو اور سکھ وہاں سے بھاگ رہے ہیں (گلوب)

ہندوستان میں خانہ جنگی چھڑ جانے کا امکان؟

مسئلہ کشمیر پر "سنڈے ٹائمز" کی رائے زنی

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کشمیر کی صورت حال پر بحث کرتے ہوئے "سنڈے ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ جب ہندوستان کا کیس پاکستان کے خلاف سکیورٹی کونسل میں پیش ہوگا۔ تو برطانیہ کو فیصلہ کن قدم اٹھانا ہوگا۔ دنیا کی نگاہیں اس امر پر جمی ہوئی ہیں۔ کہ برطانیہ کیا طرز عمل اختیار کرتا ہے۔ اس سلسلے میں برطانیہ کے سر پر نہ صرف بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے بلکہ کشمیر میں برطانیہ کا ذاتی مفاد بھی مضمر ہے۔ اگر اس کے حل کرنے میں ناکامی ہوئی تو تمام ہندوستان میں خطرناک خانہ جنگی شروع ہونے کا امکان ہے۔

مسئلہ کشمیر خود بخود حل ہوسکتا تھا اگر ہر دو ڈومینیوں نے جس حد تک اسے پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس کے لئے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ کشمیر کو نہ صرف مقامی طور پر اہمیت حاصل ہے۔ بلکہ اس ریاست سے شمال مغربی سرحد کے دفاع کا سوال وابستہ ہے۔ اور اسی لئے نہ صرف برطانیہ بلکہ دیگر جمہوری حکومتیں بھی اس میں گہری دلچسپی لینے پر مجبور رہیں۔ (گلوب)

سٹالن کی حالت نازک

لنڈن ۱۲ جنوری۔ سٹالن کے متعلق تازہ ترین اطلاع سوئٹزرلینڈ سے حاصل ہوئی ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ اسپر فالج گر پڑا ہے۔ جنیوا کا ایک اخبار ایک ذمہ وار ذریعہ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ روسی لیڈر کی حالت انتہائی نازک ہے (ڈینا)

خفیہ اجلاس میں حکومت ہند کا اہم فیصلہ

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ دہلی کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ وزیر اعظم ہندوستان نائب وزیر اعظم اور فنانس منسٹر نے ایک خفیہ میٹنگ منعقد کرکے حیدرآباد کے پاکستان کو ۲۰ کروڑ روپیہ قرض دینے کے سلسلہ میں کوئی اہم قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ا۔پ

پلندری کے علاقہ پر ہندوستانی ہوائی جہاز کی بمباری ——— سترہ ساتھی زخمی ہوگئے۔

لاہور ۱۲ جنوری۔ کشمیر مسلم کانفرنس لاہور کے شعبہ نشر و اشاعت کا اعلان مظہر ہے کہ صدر حکومت آزاد کشمیر پلندری پر ہندوستانی ہوائی جہاز کی بمباری سے بصد مشکل بچے۔ تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ آج سے پانچ روز قبل آپ تیس آدمیوں کے ایک جمع کے ساتھ پلندری کے وسیع میدان میں کھڑے تھے۔ کہ ہندوستانی جہازوں نے اچانک بمباری شروع کردی۔ چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ جانباز بہادر اپنے سردار کی جان بچانے کی خاطر اس کے ارد گرد جمع ہوگئے۔ اور ہر طرف سے اسے ڈھانپ لیا۔ تاکہ اسے کوئی گزند نہ پہنچے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان میں سے سترہ زخمی ہوگئے۔ انہیں فوراً ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ انکی حالت بہتر ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دو احکام

۱۲ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے پبلک کو ایک ماہ کے عرصہ کے لئے ضلع لاہور میں تمام ملٹری ٹائپ کی موٹروں کے استعمال سے منع کردیا ہے۔ جن کے پاس خاص اجازت نامے ہوں یا جو ملٹری کے محکمہ کے افسر ہوں۔ یا جو حکومت کے افسر ڈیوٹی پر ہوں۔ ان پر اس حکم کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ایک اور حکمنامہ کے ذریعہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک ماہ کے لئے ہر قسم کے ہتھیار لیکر چلنے سے منع کردیا ہے۔ سوائے ان کے جن کے پاس تحریری اجازت نامے ہوں۔ یا ملٹری کے افسر ہوں۔ سرحدی دیہات بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ ا۔پ

ایڈیٹر: مسٹر روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اقوام متحدہ نے انتہائی غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے

لنڈن ۱۱/ جنوری۔ سنڈے ٹائمز نے اپنے لیڈر میں خطرہ فلسطین کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ برطانوی حکومت۔۔۔ اور فوجوں کو ارض مقدس سے فوراً نکل آنا چاہیئے۔ ہمارا معاہدہ ۱۵ مئی کو ختم ہو رہا ہے اور اس کے بعد کی ذمہ داری یونائیٹڈ نیشنز کمشن پر ہوگی۔

مزید لکھا ہے کہ اقوام متحدہ نے۔ اب تقسیم کے مسئلہ کو اختیار کیا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے برطانوی نمائندہ نے بوضاحت بیان کر دیا تھا۔ کہ ہم کوئی ایسا فیصلہ ٹھونسنے کے لئے تیار نہیں۔ جسے یہودی اور عرب تسلیم نہ کریں اور ایسا فیصلہ کوئی ممکن نہیں تھا۔ اقوام متحدہ نے تقسیم فلسطین میں خطرناک غیر ذمہ داری سے کام لیا ہے۔ اب میں امن قائم رکھنے کے لئے کوئی ذریعہ باقی نہیں چھوڑا۔

(اسٹار)

کاش ہم مہذب دُنیا کے سامنے فخر سے سربلند کر سکیں

دہلی میں ڈاکٹر سید حسن کی تقریر

نئی دہلی ۱۲/ جنوری کل شام امپیریل ہوٹل میں مہاراجہ پٹیالہ کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ دہلی کے ڈیڑھ ہزار سے زیادہ معزز و معروف شہریوں نے اس تقریب میں حصہ لیا

مصر کے لئے نامزد شدہ ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسن نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس وقت فرقہ وارانہ فساد کو خوشگوار رکھنے کی از حد ضرورت ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ موقع ہندوستان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گا۔ تمام ہندو سکھ مسلمانوں کو بھائی بھائی کی مانند ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہیئے۔ فرقہ داری کو بالائے طاق رکھ کر ہمیں اس قابل بننا چاہیئے۔ کہ ہم مہذب دنیا کے سامنے فخر سے سربلند کر سکیں۔ (گلوب)

وزیر اعظم افغانستان کے اعزاز میں دعوت

کراچی ۱۲/ جنوری۔ مسٹر ایم۔ اے کھوڑو وزیر اعظم سندھ نے کل ہز رائل ہائینس سردار محمود شاہ غازی وزیر اعظم پاکستان کے اعزاز میں ایک دعوت کا ایک انتظام کیا۔ افغانستانی کے مہمانوں کے علاوہ دعوت میں سندھ حکومت کے بڑے بڑے افسران اور مسٹر حسین شہید سہروردی موجود تھے۔ (اے پی)

اچھوتوں کے ایک وفد کی مسٹر منشی سے ملاقات

حیدر آباد دکن ۱۲/ جنوری ملٹری سے فارغ شدہ پانچ سو اشخاص کے ایک وفد نے کل ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے۔ ایم۔ منشی سے ملاقات کر کے ان کے سامنے اپنی شکایات پیش کیں۔ مسٹر منشی نے انکو یقین دلایا کہ وہ اس بارے میں حکومت کے ذمہ دار حکام سے گفت و شنید کرینگے۔ ان میں اکثر اچھوت اقوام سے تعلق رکھنے میں آجکل بے روزگار ہیں۔

پنتھک دربار ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۲/ جنوری کل نئی دہلی پٹیالہ ہاؤس میں مہاراجہ کے زیر صدارت پنتھک دربار ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ کل شام ورکنگ کمیٹی کے ایک وفد نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات کے دوران سکھوں کی موجودہ حالت ان کے مستقبل اور دوسرے سیاسی معاملات پر بات چیت کی گئی تھی۔

ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل پھر منعقد ہوگا۔ کل کے اجلاس میں مہاراجہ پٹیالہ صدر کے فرائض سرانجام دیں گے۔ (گلوب)

کراچی میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل کے دفتر کیلئے دس لاکھ روپیہ کی عمارت

حیدر آباد دکن ۱۱/ جنوری معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام گورنمنٹ نے کراچی میں اپنے ایجنٹ جنرل کے دفتر و رہائش کے لئے دس لاکھ روپیہ کے عوض ایک شاندار عمارت خرید کی ہے۔ (گلوب)

انڈین یونین دُنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہتی ہے

میں خود جاکر آزاد کشمیر کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرونگا

سردار ابراہیم کا اعلان حق

لاہور ۱۱/ جنوری۔ حکومت آزاد کشمیر کے وزیر سردار محمد ابراہیم نے لیک سکیس روانہ ہونے سے قبل ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے کہ آزادی سے محبت کرنے والے تمام اراکین جمعیت اقوام اور امریکہ کے تمام اقوام جو ہمیشہ ہی سے آزادی کی خاطر لڑنے والی کمزور اقوام کی حمایت کا دم بھرتے رہے ہیں آزاد کشمیر کی دوران بحث میں پوری پوری حمایت کریں گے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ انڈین یونین نے جو کشمیر اور جموں کے باشندوں پر ظلم توڑنے کے گناہ میں ملوث ہے اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کے بل بوتے پر کشمیر کا معاملہ جمعیت اقوام میں پیش کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ جمعیت اقوام اور باقی دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونک کر ان کو اپنا ہمنوا بنائے۔ کیونکہ وہ کشمیر کی جنگ آزادی کے اصل واقعات و حالات سے بے خبر ہیں۔ آپ نے کہا اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں خود امریکہ جاکر آزاد کشمیر کا نقطۂ نظر واضح کروں تا امریکہ کے عوام اور جمعیت اقوام کے ممبران اصل حالات سے آگاہ ہو کر کشمیر کے معاملات میں حقیقی معنوں میں دلچسپی لینے کے قابل ہو جائیں۔ اس نازک وقت میں میری خواہش تو یہی تھی کہ میں کشمیر میں موجود رہتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ میری اس مختصر سی غیر موجودگی میں آزادی کی خاطر اپنی جانوں پر کھیلنے والی آزاد فوجیں اپنی تاریخی جدوجہد اور جنگ کو اسی جوش و خروش سے جاری رکھیں گی کہ جس طرح اب تک وہ لڑتی رہی ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ میرا وہاں جانا بھی اس قومی جنگ کا ایک حصہ ہی ہے کہ جو آج اس غیر مہذب رشتہ اتحاد کے خلاف لڑی جا رہی ہے جو آمریت کی دلدادہ انڈین یونین اور ظالم مہاراجہ کے درمیان قائم ہو چکا ہے۔

بیان کے اختتام پر سردار محمد ابراہیم نے اس امید کا اظہار کیا کہ انشاءاللہ ان لوگوں نے جو آج قسمتوں کا فیصلہ کرنے پر مامور ہیں۔ حق ضرور آشکار ہو گا۔ اور کشمیر اور جموں میں آزادی کی خاطر لڑنے والے عوام کے ساتھ انصاف ضرور کیا جائے گا۔ (اورینٹ)

نئی کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۲۴/ جنوری کو شروع ہوگا

نئی دہلی ۱۱/ جنوری معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نئی دہلی میں ۲۴/ جنوری کو شروع ہو گا۔ امید کی جاتی ہے کہ اجلاس دو روز تک جاری رہیگا۔ ایجنڈہ کے مطابق اجلاس کے دوران میں کانگرس کی نئے سرے تشکیل کے علاوہ پنجاب کی صورت حال اور پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے کے مسئلہ پر غور کیا جائیگا۔

فلسطین کو بچانے کیلئے ایک زبردست فوج تیار کیجا رہی ہے

رائٹر کے نامہ نگار خصوصی کا انکشاف

عرب گوریلا ہیڈ کوارٹر۔ ۱۲/ جنوری۔ رائٹر کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ بعض عرب لیڈروں نے اسے بتایا ہے۔ کہ آج کل پہاڑوں میں اعراب فلسطین پر مشتمل ایک فوج تیار کی جا رہی ہے۔ یہ تمام فوجی وسیع پیمانے پر گوریلا لڑائی کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ امید ہے یہ فوج ایک ماہ کے اندر اندر گوریلا جنگ سے متعلق تمام فنون میں مہارت حاصل کر کے اس قابل ہو جائے گی کہ دشمن کے مقابل منظم طریق پر جنگ کر سکے۔ ہزاروں کی تعداد میں عرب نوجوان اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر اس فوج میں شامل ہوتے ہیں۔

نامہ نگار آگے چل کر لکھتا ہے کہ میں نے گلیلی پہاڑوں میں عرب اڈوں کا خود معائنہ کیا ہے اور میں ابھی تین سو میل لمبے سفر سے واپس لوٹا ہوں۔ وہاں میں نے ہزاروں گوریلا سپاہی اور مضبوط پہاڑی باشندے دیکھے جو ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم منتظر ہیں کہ کب میدان جنگ میں اترنے کا ہمیں حکم ملتا ہے۔ انہوں نے بڑے اعتماد اور وثوق سے بتایا۔ کہ وہ حکم ملتے ہی یہودی آبادیوں کو گھیرے میں لے کر ان کو صاف کر دیں گے۔

ایک عرب لیڈر نے نامہ نگار کو بتایا کہ دنیائے عرب سات کروڑ باشندوں پر مشتمل ہے اور ہم میں سے ہر ایک شخص مرنے کے لئے تیار ہے۔ ہم شدید ہر قسم کے جانی نقصان سے کبھی پیچھے ہٹنے والے نہیں۔ عرب نوجوان فلسطین کو بچانے کے لئے اپنا ایک ایک فرد کٹوا دیں گے

فلسطین میں امریکہ کیلئے نازک صورت حال فوجیں روانہ کرنیکے امکان کا انکشاف

لنڈن ۱۲/ جنوری اس انکشاف سے کہ واشنگٹن میں فلسطین میں امریکی باشندوں اور انکے اداروں کی حفاظت کیلئے فوجیں روانہ کرنے پر غور کیا جا رہا ہے۔ اس امکان کا اظہار ہوتا ہے کہ فلسطین میں امریکہ کے لئے ایک نازک صورت حال پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ بیت المقدس کے بعض حلقے پیشگوئی کر رہے ہیں کہ جلد ہی ۳۰۰ بحری سپاہی ساحل فلسطین پر اترینگے یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ امریکہ اور دوسرے ملکوں کا معمول کے مطابق اقدام ہے کہ خطرہ کے علاقہ میں اپنے باشندوں اور سامان کی حفاظت کے لئے فوج روانہ کی جائے

یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ فلسطین میں اپنے وسیع مفادات کے پیش نظر امریکہ کو اس قسم کی حفاظت کے انتظامات کرنے چاہئیں اور اس بات کا امکان ہے کہ جب برطانوی فوجیں وہاں سے ہٹ جائینگی تو یہ ملک امریکی گارڈ والا علاقہ بنجائیگا۔ اسکے باوجود "ہارک شائر پوسٹ" کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کا اس تحریک کے نتائج بہت دور رس ہونگے۔ امریکی سپاہی عربوں اور یہودیوں کے تصادم میں غیر جانبدار رہینگے (رائٹر)

روزنامہ الفضل مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۴۸ء

امن میں جنگ

مسٹر جارج مارشل امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ نے ایک تقریر میں کہا کہ

"اکثر کہا جاتا ہے۔ کہ ہم نے فتح پائی ہے۔ لیکن ہم نے امن کو نہیں جیتا۔ یہ کہنا کافی نہیں۔ بہت جگہوں میں اس وقت ایام جنگ سے بھی زیادہ لڑائی موجود ہے۔ چین۔ سیام۔ انڈونیشیا۔ ہندوستان۔ فلسطین۔ اور گریس اس وقت لڑائی میں مصروف ہیں۔ گریس کو چھوڑ کر باقی سب ایشیائی علاقے ہیں۔ یہ تمام چھوٹی چھوٹی قومیں ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایشیا بیدار ہو رہا ہے۔ اور یہ لڑائیاں بیداری کے آثار ہیں۔ شاید ایسا ہی ہو۔ موجودہ تہذیب کا تقاضہ ہے۔ کہ دنیا جنگ کرتی رہے۔ بڑی بڑی قومیں لڑتی ہیں۔ جب خود تھک جاتی ہیں۔ تو چھوٹی چھوٹی قوموں میں خانہ جنگی کراتی ہیں یہ لڑائیاں اصلی لڑائیاں نہیں ہیں۔ کٹھ پتلیوں کا تماشہ ہے۔ تاکہ بڑی قوموں کا دل بہلتا رہے۔ روس بھی امن چاہتا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ بھی امن چاہتے ہیں

سینما کے خلاف پابندیاں

مغربی بنگال کی حکومت نے امریکن فلموں پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ عشق و محبت اور قتل و غارت کی فلمیں ہمارے تمدن پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ اور ملک میں بد اخلاقی پھیلاتی ہیں ہمارے خیال میں مغربی بنگال کی حکومت نے اس طرف توجہ کر کے اور ایسی فلموں پر پابندیاں عائد کر کے بہت مستحسن قدم اٹھایا ہے۔ واقعی ہمارے ملک میں ان فلموں کی وجہ سے بہت سی برائیاں نوجوانوں میں پیدا ہو گئی ہیں۔ بری فلموں کے خلاف خود مغربی ممالک میں بھی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان ممالک میں سینما کی وجہ سے جرائم زیادہ ہو گئے ہیں۔ فلموں میں جرائم کی تصویریں دیکھ کر نوجوان ان کی تقلید کرنے لگتے ہیں۔ اور ہوتے ہوتے پکے مجرم بن جاتے ہیں:-

چاہیئے کہ پاکستان کی حکومت بھی مغربی بنگال کی تقلید کرے جرائم اور بد اخلاقی سیکھنے کے علاوہ سینما میں بہت سا روپیہ بھی مفت ضائع جاتا ہے۔ اگر یہی روپیہ قومی فنڈ میں دیا جائے۔ تو ملک کے بہت سے کام اسی روپیہ سے سر انجام پا سکتے ہیں۔

ڈچ اور جمہوریہ انڈونیشیا

ڈچ حکومت کے واقف کار مقتدر لوگوں کا بیان ہے۔ کہ اگر جمہوریہ انڈونیشیا نے ڈچوں کی ترمیمات در بارہ "التوائے کارروائی" منظور نہ کیں۔ تو وہ حفاظتی کونسل کمیٹی کی گفت و شنید سے کنارہ کش ہو جائیگی حقیقت یہ ہے۔ کہ ڈچ حکومت ایک طرف تو اس گفت و شنید میں حصہ لیتی رہی ہے۔ اور دوسری طرف وہ اپنی طاقت کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اور اس دوران میں زیادہ سے زیادہ فوج اور سامان جنگ وہاں مہیا کرتی رہی ہے ہمارے خیال میں یہ صلح و صفائی کی گفتگو محض ایک فریب ہے۔ در اصل ڈچ بڑی قوموں کی امداد سے اپنا کام نکالتی رہی ہے۔ اور جبکہ اس کی پوزیشن پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو چکی ہے۔ وہ کسی نہ کسی بہانہ سے پھر اپنی "پولیس کارروائی" کو زیادہ طاقت زیادہ کامیابی کے ساتھ شروع کر دے گی۔

شاید انڈین یونین کی بھی یہی غرض ہے۔ کہ انجمن اقوام متحدہ کی مدد سے کشمیر کے موسم کی فراغت کا وقت گزار دیا جائے۔ اتنے میں آزاد کشمیر فوج کی تنظیم بھی کچھ ڈھیلی پڑ جائے گی:-

فسادات قادیان کا پس منظر

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور

میرا جو مضمون زیر عنوان "گذشتہ فسادات کے تعلق میں چند خاص تاریخیں" الفضل میں چھپ رہا ہے۔ اس کے شروع میں قادیان کے متعلق فسادات کا پس منظر دکھانے کے لئے ایک نوٹ کی ضرورت تھی۔ جو غلطی سے رہ گیا ہے۔ اب یہ نوٹ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

ہندوستان کا ملک عرصہ دراز سے فرقہ وارانہ کشیدگی کی آماجگاہ رہا ہے۔ جو گذشتہ سال اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اور جوں جوں ملک کے دو حصہ میں بٹنے کا وقت قریب آتا گیا۔ یہ کشیدگی بھی دن بدن زیادہ ہوتی چلی گئی۔ مارچ ۱۹۴۷ء کے فسادات جو وسطی پنجاب میں رونما ہوئے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی تھے۔ کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ ہندو سیاست سکھوں کی جنگجو قوم کو اپنے ساتھ ملا کر اور مسلمانوں کے دلوں میں وحشت پیدا کر کے انہیں ملک کی تقسیم کے خیال سے باز رکھنا چاہتی تھی۔ اور مسلمان اپنی جگہ یہ خیال کرتے تھے۔ کہ ملک کی موجودہ فضاء میں ان کے لئے پنپنا اور ترقی کرنا محال ہو گیا ہے۔ اگر ایک طرف خود حفاظتی کا جذبہ مسلمانوں کو علیحدگی کی طرف کھینچ رہا تھا۔ تو دوسری طرف استبداد کا خمار ہندوؤں کو اس بات پر آمادہ کر رہا تھا۔ کہ جس طرح بھی ہو ملک کی تقسیم اور مسلمانوں کی علیحدگی کو روکا جائے۔

جب اس قسم کی آتشی فضاء میں ریڈکلف کمیشن نے مشرقی اور مغربی پنجاب کی سرحدوں کا فیصلہ سنایا۔ تو سارا پنجاب ایک خطرناک بارود کے ذخیرہ کی طرح فرقہ وارانہ جنگ کی آگ سے بھڑک اٹھا۔ اور سرزمین پنجاب نے وہ انسانیت سوز نظارے دیکھے جو تاریخ عالم میں ہمیشہ کے لئے تلخ ترین یادگار رہیں گے۔ ایک کروڑ انسانی جانوں کا ایک حصہ ملک سے دوسرے حصہ ملک کی طرف منتقل ہونا خود اپنی ذات میں ایک عدیم المثال تاریخی واقعہ ہے۔ مگر جب ان حالات کو دیکھا جائے۔ جن میں یہ انتقال آبادی عملاً وقوع میں آیا۔ تو انسان کی آنکھیں شرم کی وجہ سے زمین میں گڑ جاتی ہیں۔ اور وہ اس بات کی ہمت نہیں پاتا۔ کہ اپنا سر اونچا کر کے کسی شریف انسان کے ساتھ آنکھیں ملا سکے۔ ہندو قوم ہر سال ہولی کھیلنے کی عادی ہے۔ جس میں سرخ پانی کے چھینٹے ایک دوسرے پر پھینکے جاتے ہیں۔ مگر گذشتہ سال کروڑوں انسانوں نے خون کی ہولی کھیلی۔ جس کے نتیجہ میں لاکھوں بے گناہ انسان قتل کئے گئے ہزارہا معصوم عورتوں کو اغوا کر کے ان کی عصمت دری کی گئی ہزاروں بچے ماؤں کے سامنے تہ تیغ کئے گئے ہزاروں مائیں بلکتے ہوئے بچوں کے سامنے ہمیشہ کی نیند سلادی گئیں۔ اور اربوں روپے کی جائیداد نذر آتش کر دی گئی یا لوٹ لی گئی۔

مگر مجھے اس جگہ صرف قادیان کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے۔ اور جسے اپنی انتہائی پر امن روایات اور وفادارانہ جذبات کے باوجود اس طوفان بے تمیزی کا شکار ہونا پڑا قادیان کی بستی آج سے قریباً ساڑھے چار سو برس قبل ہمارے بزرگوں نے شہنشاہ بابر کے زمانہ میں سمرقند و بخارا کی طرف سے آکر لاہور سے ستر میل شمال مشرق کی جانب آباد کی تھی۔ اور ہمارا خاندان سلطنت مغلیہ کے زمانہ میں ہمیشہ اعلیٰ مناصب پر فائز رہا ایسی لئے جب مغلوں کے تنزل پر وسط پنجاب میں سکھوں نے سر اٹھایا۔ تو ان کا پہلا نشانہ قادیان کی ریاست بنی چنانچہ انیسویں صدی کے شروع میں ہمارے خاندان کو پہلی دفعہ قادیان چھوڑنا پڑا۔ اور ہمارے آباء نے کئی سال تک جلاوطنی میں دن گذارے۔ بالآخر جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے چھوٹی چھوٹی سکھ ریاستوں کو مغلوب کر کے پنجاب میں ایک مضبوط مرکزی حکومت قائم کر لی۔ تو ہمارے دادا مرزا غلام مرتضےٰ خان صاحب مہاراجہ کی اجازت سے قادیان واپس آ گئے۔ اور باوجود زخم خوردہ ہونے کے ملک کے امن کی خاطر اور خاندانی روایات کی بناء پر ملک کی قائم شدہ حکومت کے ہمیشہ وفادار رہے۔

۱۸۸۹ء میں ہمارے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے خدا سے حکم پا کر چودھویں صدی کے مجدد اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس وقت سے قادیان کا قصبہ جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے۔ مقدس سے میری یہ مراد نہیں کہ قادیان میں بہت سی مسجدیں ہیں مسجدیں بیشک نہایت مقدس چیز ہیں۔ لیکن جب ہم قادیان کو مقدس کہتے ہیں۔ تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک مامور من اللہ کا مولد اور مسکن اور مدفن ہے۔ جہاں اس نے اپنی زندگی کے دن گذارے۔ اپنے خدا کی یاد میں راتیں کاٹیں۔ خدا سے نشانات پائے خدا سے حکم پا کر ایک مذہبی سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ اور خدا ہی کے حکم کے ماتحت قادیان کو اس مذہبی سلسلہ کا مرکز قرار دیا جہاں وہ تمام مذہبی ادارے واقع ہیں۔ جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی شاخوں کی تعلیمی اور تربیتی اور تبلیغی نگرانی کرتے ہیں۔ اور جو خلافت کا سلسلہ خدائی منشاء کے ماتحت بانیٔ جماعت احمدیہ کی وفات (۱۹۰۸ء) پر قائم ہوا۔ اس کا صدر مقام بھی ہمیشہ قادیان رہا ہے۔ پس قادیان صرف تاریخی لحاظ سے ہی ایک مقدس مقام نہیں۔ بلکہ ایک عالمگیر مذہبی جماعت کی ہدایت اور نگرانی کا زندہ مرکز ہے۔ اور پھر جماعت احمدیہ کوئی باغیوں "

(باقی اس صفحہ کے کالم ۲ کے نیچے)

" یا لٹیروں کا گروہ نہیں۔ بلکہ دینی اور علمی مشاغل کے لئے اپنی جانوں کو وقف رکھنے والے لوگوں کی پر امن جماعت ہے۔ مگر اور ایسی جماعت کو جس منظم اور ظالمانہ اور بے دردانہ رنگ میں نقصان پہنچایا گیا۔ اس کی مختصر روئیداد اوپر کے روزنامچہ میں درج کی گئی ہے۔

اس روزنامچہ کے درج شدہ واقعات کے متعلق یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ ایک طرفہ اور جانبدارانہ بیان ہے۔ بلکہ حسن اتفاق سے ان واقعات کے بہت سے غیر جانبدار بلکہ غیر ملکی گواہ بھی موجود ہیں چنانچہ ہمارے پاس چودہ کس ہندوؤں اور سکھوں اور ہندوستانی عیسائیوں کی تحریری موجود ہے کہ قادیان پر سکھوں کا حملہ ہوا۔ اور قتل و غارت اور لوٹ مار کا میدان گرم رہا یہ شہادت ہر بازوق متلاشی حق کو دکھائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اتفاق سے ان ایام میں انگلستان سے آئے ہوئے ایک معزز انگریز نو مسلم لفٹننٹ ہکر جرڈ قادیان میں موجود تھے۔ اور انہوں نے بہت سے واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے اور واپس جا کر ولایت کے اخباروں میں شائع کرائے (دیکھو ساؤتھ ویسٹرن سٹار لنڈن مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء اور ایوننگ پوسٹ برسٹل مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء) اسی طرح ان ایام میں ایک معزز عرب بیرسٹر سید منیر الحصنی ملک شام سے قادیان آئے ہوئے تھے۔ اور یہ واقعات ان کی آنکھوں کے سامنے گذرے اور بالآخر دو عیسائی غیر جانبدار انگریز جرنلسٹ مسٹر ڈگلس براؤن اور مسٹر جاس لیس مینیسی خود حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے قادیان گئے۔ اور پھر انہوں نے اپنی آزادانہ شہادت انگلستان کے اخباروں میں شائع کرائی۔ اور قادیان میں سکھوں اور ہندوؤں کے مظالم کی تصدیق کی (دیکھو ڈیلی ٹیلی گراف لنڈن مورخہ ۱۳ اکتوبر و ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۷ء) اور ڈیلی گرافک لنڈن مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء) یہ اسی آزادانہ شہادت کا نتیجہ تھا۔ کہ لاہور کے مشہور انگلو انڈین اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں صاف الفاظ میں لکھا۔ کہ قادیان کے مظالم آزادانہ*

*جو غیر جانبدار شہادت سے پوری طرح ثابت ہیں۔ (دیکھو سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء)

مجموعہ تضاد!

(از قلم اعجاز نصر اللہ خان صاحب بی۔ اے واقف زندگی)

انسانی فطرت میں یہ چیز داخل ہے۔ کہ جب بھی اُس کا ضمیر اُسے اس چیز پر ملامت کر رہا ہو۔ جو کچھ وہ دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ وہ سب جھوٹ ہے۔ تو اس وقت اُس کی باتوں میں ایک ایسا تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ جو ہر عقلمند کے لئے وجہ تضحیک ہوتا ہے۔ اسی قسم کا مجموعہ تضاد مسٹر پٹیل کی اُس تقریر میں موجود ہے۔ جو انہوں نے ۶ تاریخ کو لکھنؤ میں کی۔ اُس میں انہوں نے وہ کچھ کہہ دیا۔ جو کسی صاحب دماغ سیاست۔ ان کے منہ سے کچھ جچتا نہیں۔ اور اب تک تو ہم یہی سنتے آئے تھے۔ کہ مسٹر پٹیل بڑے صاحب دماغ ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے مسلمان یونین کے وفادار نظر نہیں آتے۔ اور اپنے اس دعوٰی کی دلیل یہ دی کہ اگر وہ یونین کے وفادار ہیں تو کیوں وہ کشمیر کے معاملہ میں حکومت پاکستان کی مذمت نہیں کرتا؟ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ مسلمان ہمارے وفادار نہیں۔ مسٹر پٹیل تو یہ کہہ کر سمجھتے ہوں گے۔ کہ انہوں نے مسلمان قوم پر ایک ضرب کاری لگائی ہے۔ مگر اُن کو شاید معلوم نہ تھا۔ کہ یہ کلہاڑا انہوں نے اُسی ڈال پر رسید کیا ہے۔ جس پر وہ خود اپنی سیادت کا آشیاں بنا رہے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے تمام دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مسلمان اُن کی حکومت کے وفادار نہیں ہو سکتے کیوں؟ اس لئے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اب ان سے ہر عقلمند انسان یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ کہ صاحب اگر آپ کو مسلمانوں کی طرف سے غداری کا خطرہ اُن کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہی ہے۔ تو پھر آپ بجائے اُس خطرے کو گھٹانے کے بڑھاتے کیوں جا رہے ہیں؟ کیا آج تک کبھی کسی نے بھی اپنے دشمن کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ اس کے گھر میں داخل ہو جائے۔

اگر کوئی شخص پکار پکار کر کہنا شروع کر دے کہ وہ تمام اشخاص جن سے مجھے باوجود ہر قسم کی کوشش کے وفاداری کی کوئی اُمید نہیں۔ میں اُن سب کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ میرے گھر میں آکر رہیں۔ تو اس کے متعلق کوئی بھی عقلمند انسان یہ اندازہ لگائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ اس بلا نیو والے کو اپنی تباہی منظور ہے۔ یہی حال اس تقریر میں مسٹر پٹیل کا ہے۔ ایک طرف تو وہ مسلمانوں پر دائمی غداری کا الزام لگا کر انہیں ملزم ٹھہرا رہے ہیں اور دوسری طرف اس جرم کے ثابت کرنے کے لئے دلیل یہ دے رہے ہیں۔ کہ یہ کیوں ہماری مدد اس علاقہ کے بارے میں نہیں کرتے جہیں ۸۰ فی صدی مسلمان ہیں گویا یہ مطلب ہے کہ چار کروڑ غداروں سے ہماری تسلی نہیں ہے ہمیں ابھی ایسے علاقہ کی ضرورت ہے جس میں غداروں کی زبردست اکثریت ہو۔ اگر وہ واقعی مسلمانوں کو غدار تصور فرماتے ہیں۔ تو کیا وہ اب بھی اپنی افواج کشمیر سے واپس منگوا لیں گے؟

مرنا مجھے پسند ہے اسلام کی خاطر

(از احسن اسمٰعیل — گوجرہ)

مرتے ہیں کچھ تو لوگ فقط نام کی خاطر
کچھ حرص مال و دولت و انعام کی خاطر

کچھ لوگ جان دیتے ہیں عزّ و وقار پر
کچھ عیش و انبساط سحر و شام کی خاطر

کچھ لوگ وہ بھی ہیں جو حقیقت یہ مرتے ہیں
کچھ مٹ گئے اک آرزوئے خام کی خاطر

ہے بعض کو تو پیٹ کی خاطر قبول موت
اور بعض کو خوشنودیٔ حکام کی خاطر

مرتے ہیں بعض، بعض کی خدمت کے شوق میں
اور بعض اپنے راحت و آرام کی خاطر

احسنؔ میں احمدی ہوں میری موت ہے عجیب
مرنا مجھے پسند ہے اسلام کی خاطر

ہندوستانی حکومت کا بے بنیاد الزام حقائق کی روشنی میں

ہندوستانی حکومت آج تک کشمیر کے مجاہدین کو بیرونی حملہ آور کہتی ہے۔ لیکن خود اُسے معلوم ہے۔ کہ پونچھ کے فوجی ہر دو جنگ ہائے عظیم میں ہر محاذ پر کس قدر داد شجاعت دے چکے ہیں۔ پونچھ پہلے ایک ریاست تھی۔ لیکن مہاراجہ کشمیر کی حرص ملک گیری نے اُسے چھین لیا۔ اور اسے ایک علاقہ یا جاگیر کا نام دے دیا کشمیر میں مہاراجہ کی یہ پالیسی رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو نہ تو اپنی فوج میں بھرتی ہونے دیتا تھا۔ اور نہ ہی ہندوستان کی فوج میں بھرتی ہونے دیتا تھا لیکن علیحدہ ریاست ہونے کی وجہ سے ریاست پونچھ میں ایسی کوئی پابندی نہ تھی۔ پونچھ کے راجہ بھی بہت پرانے خیال کے لوگ تھے۔ انہوں نے یہاں کوئی ترقی نہ ہونے دی۔ سڑکیں وغیرہ نہ بنائی گئیں تاکہ یہ لوگ بیرونی دنیا سے بالکل بے تعلق رہیں۔ اور ہماری ہر سختی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے رہیں بیگار عام تھی۔ ہر شخص نے اپنے گھر میں ایک کھال میں آٹا ڈال کر دیوار کے ساتھ لٹکا یا ہوا تھا۔ تاکہ جس وقت سرکاری ملازم بیگار کے لئے بلانے آئے تو ایک منٹ کے لئے بھی دیر نہ لگے۔ راجہ شکار کے لئے نکلتا۔ تو تمام دیہات کے لوگ جنگلوں میں جا کر شکار کو گھیر کر اُس کے سامنے لاتے۔ کئی انسان جنگلی جانوروں مثلاً شیر۔ چیتوں۔ ریچھوں اور سؤروں کا لقمہ ہو جاتے۔ اور کئی راجے یا اس کے اہلکاروں کی گولی کا نشانہ ہو جاتے۔ راجے سؤر مار کر مسلمانوں سے اٹھوا کر شہر تک لیجاتے شکار کے دوران میں کئی کئی ہفتے یہ بے کس لوگ جنگلوں میں دوڑتے پھرتے۔ اگر کسی کا آٹا ختم ہو جاتا۔ تو وہ بھوکا ہی رہتا۔ راجے کی طرف سے اس کو آٹا تک نہ دیا جاتا۔

پونچھ کی چار تحصیلیں ہیں۔ دو تحصیلات تو صدر مقام یعنی پونچھ کے نزدیک ہیں۔ اس لئے وہاں پر تعلیم کے لئے سکول تھے۔ لیکن دو تحصیلات جن کے نام تحصیل سدھنوتی اور باغ ہیں۔ صدر مقام سے بہت دور ہیں۔ ان دو تحصیلوں میں تعلیم کا کوئی انتظام نہ تھا۔ ذرائع آمد و رفت بالکل نہ تھے۔ زمینداروں کے پاس زمینیں ناکافی تھیں۔ ڈوگرہ راج قائم ہونے سے پہلے ان تحصیلات کے لوگ جو سدھن قوم کے افراد ہیں۔ حاکم تھے۔ جب ڈوگروں نے ان سے حکومت چھینی تو ان پر بے پناہ مظالم کئے۔ سرکردہ لوگوں کو الٹا لٹکا کر اُن کی کھالیں کھنچوائی گئیں۔ بتا گیا ہے۔ کہ اب تک جموں کے شہر میں ایک پیپل کے درخت کے ساتھ وہ کنڈے لگے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کو لٹکایا گیا۔ بعد میں اس علاقے کو پست رکھنا راجوں نے اپنا اصول بنائے رکھا۔ لیکن اسی وجہ سے یہاں کے لوگوں نے جن کی زمینیں ناکافی تھیں اور زرخیز نہیں تھیں انہوں نے پنجاب کی طرف آنا جانا شروع کیا۔ پنجاب میں انہوں نے فوج میں بھرتی ہونا شروع کیا۔ چونکہ ان کی رگوں میں فوجی خون موجود تھا۔ کیونکہ ان کے بزرگ حاکم اور ان کا پیشہ سپہ گری تھا۔ اس لئے انہیں فوج میں ترقی ہوئی۔ لاتعداد کمشنڈ نان کمشنڈ افسر ہیں۔ ان میں اکثریت ایسے افسروں اور سپاہیوں کی ہے جو جنگ عظیم میں کارہائے نمایاں کر چکے ہیں۔

ڈوگروں نے جب دوبارہ ان پر ظلم کرنے شروع کئے تو یہ لوگ جو ڈسپلن کے پابند ہونے کی وجہ سے حکومت کے اطاعت گذار تھے ناچار مقابلے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کئی بے گناہ لوگوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ان کی قیمتی رائفلیں اور پستول ضبط کر لئے گئے۔ مسجدوں میں نماز ادا کرنے میں رکاوٹیں پیدا کی جانے لگیں۔ سانحۂ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق یہ ستم رسیدہ لوگ خالی ہاتھوں سے مقابلہ میں آ گئے۔ تب ڈوگرہ ملٹری سر پر پاؤں رکھ کر بھاگی۔ اور اس کے کچھ ہتھیار اُن کے ہاتھ آ گئے۔ جن سے حملے کر کے یہ اور ہتھیار چھینتے گئے اپنی فوجی قابلیتوں اور وزیرستان اور برما کی لڑائیوں کے تجربات کی بنا پر انہیں ہر جگہ کامیابی ہوتی گئی۔ ان میں ہر قسم کے فوجی کام کے ماہر موجود ہیں۔ اور دیا وجہ ایک بہت بڑی طاقت کیساتھ مقابلہ آ پڑنے کے ان کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ سردار محمد ابراہیم خان صاحب اسی علاقہ اور اسی قوم یعنی سدھن قوم کے نونہال ہیں جو بوجہ بیرسٹر ہونے کے بیرونی ملکوں کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔

پونچھ کے محاذ کے علاوہ دوسرے محاذوں پر بھی یعنی میرپور اور مظفر آباد کے علاقوں میں حالیہ فوجی اپنی قابلیت کے جوہر دکھا رہے ہیں۔ (وفا شعار لقمان حکیم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ
ضرور دیا کریں

گمشدہ لڑکا کا پتہ دینے والے کو انعام

میرا لڑکا اظہر احمد عمر تقریباً پانچ سال۔ رنگ گندمی گلے میں سُرخ رنگ کا مخملی کوٹ (قدرے پرانا) پاؤں میں باٹا کا براؤن جوتا سفید شلوار۔ سر کے بال لمبے (سیدھے) اور مجبور سے ۲۳ نومبر ۱۹۴۷ء سے چوک دال گراں لاہور سے گم ہو گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق علم ہو۔ یا کسی نے لاوارث سمجھ کر رکھ لیا ہو۔ تو براہ کرم مندرجہ ذیل مقامات میں سے کسی ایک پر پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ جو دوست بچہ کو لائیں گے اُن کی خدمت میں علاوہ اخراجات کے مبلغ پچاس روپیہ نقد انعام پیش کیا جائے گا۔ بچہ کو لانے یا اطلاع دینے کا پتہ:- (۱) بر مکان سید عبد الغفور عطار ہر دو سٹریٹ نز دھنڈی کھوئی فلیمنگ روڈ لاہور (۲) تھانہ گوالمنڈی لاہور (۳) تھانہ نولکھا لاہور۔ منتظر

کہاں ہیں؟

حکیم بشیر محمد صاحب احمدی ساکن اور ضلع جالندھر کا لڑکا عمر ۱۳ سال اور لڑکی عمر ساڑھے سات سال جو اپنے والدین سے موضع اور شہر سے ہی بچھڑ جانے کے بعد ... کیمپ میں ہے۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ پاکستان میں آ گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو کہ دونوں بچے اس وقت کہاں ہیں۔ تو وہ فوراً ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور یا حکیم بشیر محمد صاحب معرفت ایم محمد شفیع صاحب ڈیلر تحصیلدار صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

مُبارک ہیں وُہ جو اس گھڑی تک زندہ ہیں

(از چودھری عبدالواحد صاحب بی۔اے واقف زندگی)

دنیا میں اگر انبیاء خلفاء اور مجددین کی آمد کا سلسلہ جاری نہ ہوتا۔ تو آج سے صدیوں پہلے لوگ خدا کے نام سے بے خبر اور اس کی ہستی کے مُنکر ہو گئے ہوتے اور آج دُنیا میں چاروں طرف دہریت ہی دہریت پھیلی ہوئی ہوتی۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر گمراہی کے زمانہ میں مصلحین کی آمد کا قائل ہے۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو ایک تر و تازہ باغ کی طرح ہر زمانہ میں اپنے تازہ پھل دیتا ہے۔

اسلام کے سوا باقی جتنے بھی مذہب ہیں۔ اُن کا انبیاء وصلحا کی آمد پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ اور کسی زمانہ میں بھی ان کی ضرورت کے قائل نہیں۔ اور اس طرح وُہ دہریت کی طرف چلے جا رہے ہیں مثلاً ہندو مذہب ہے۔ اگرچہ اس میں بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو اوتاروں کی آمد کے قائل ہیں۔ مگر یہ بات صرف ان کے اعتقاد تک ہی محدود ہے۔ یہ لوگ اپنے اباء و اجداد کی بے سند روایات اور بعید از عقل قصہ کہانیوں پر ایمان رکھتے ہوئے۔ بعض گذشتہ اوتاروں کو تو مانتے ہیں۔ مگر آئندہ آنے والے اوتاروں کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس طرح گویا عملاً ان کے اس اعتقاد کا بھی خاتمہ ہے۔

دُنیا کا تجربہ ہے۔ کہ جس نے کسی شخص کو ملنا ہوتا ہے۔ وُہ اُس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلکر اسے آسانی سے مل سکتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بغیر اتہ پتہ کے کسی کو ڈھونڈنا شروع کر دے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ سوائے خواری پریشانی اور مایوسی کے اسے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ان لوگوں نے بھی خُدا تعالےٰ کے ملنے کے معروف راستہ کو چھوڑ کر اپنے محدود علم اور ناقص عقل کے زور سے خدا کو تلاش کرنے کی کوشش کی۔ جس طرح ہاتھی دیکھنے کے چند شوقین اندھوں نے اسکے مختلف اعضاء کو پکڑ کر فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ یہی عضو اصل ہاتھی ہے۔ اسی طرح ہندو قوم میں بھی مختلف لوگوں نے اپنی تحقیق کی اپنے رنگ میں تفسیر کی۔ بجائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ اصول و احکام کی روشنی میں اس کی ذات وصفات پر غور کر کے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ انہوں نے اپنی عقل و علم کو ہی کافی سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وُہ اصل راستہ سے بہت دُور جا پڑے۔ کسی نے برہما۔ برہمپتی۔ رودر اور وشنو وغیرہ ہزاروں دیوتاؤں کی پُوجا کرنا شروع کر دی۔ کسی نے رام اور کرشن کو ہی خدا سمجھ لیا۔ کوئی جیو اور کرم کے فلسفہ میں اُلجھ کر رہ گیا۔ کئی لوگ سادھن کے طریقوں کے پیچھے جا پڑے۔ بعض اس سعی لا حاصل سے مایوس ہو کر خُدا کی ہستی سے ہی انکار کر بیٹھے اور اعلان کر دیا۔ کہ سچ بولو۔ کسی کو دُکھ نہ دو۔ بس یہی سچا مذہب ہے۔ بعض جنہوں نے برائے نام خُدا کی ہستی پر ایمان رکھنا مناسب سمجھا اُنہوں نے درمیان میں ایک بت لا کر رکھ دیا۔ کہ انسان کو خدا سے ملانے کی طاقت صرف اسی بت میں ہی ہے۔ لہذا پہلے اس کی عبادت کی جائے اور اس کی مدد حاصل کی جائے۔ بعض من چلے ایسے پیدا ہوئے۔ جنہوں نے مذہب کو موجودہ زمانہ کے سانچہ میں ڈھالنے کے لئے اپنی مذہبی کُتب کا زمین آسمان ہی بدل دیا۔ ایک طرف مسلمانوں کی ہمسری کا دم بھرنے کے لئے توحید پرستی کا دعویٰ کیا دوسری طرف جیو پر کرتی۔ آکاش کال۔ بلکہ دُنیا کے ہر ذرہ کو اس کی ذات وصفات میں شریک کر کے اپنے اور خُدا کے درمیان شفاق بعید کی دیوار کھڑی کر دی۔ اس جہالت کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ رُوحانی لحاظ سے اس قوم کا شیرازہ بہت بُری طرح بکھر گیا۔ اُن میں ان گنت فرقے پیدا ہو گئے۔ جن کے اعتقاد میں ایک دوسرے سے بعد المشرقین کا اختلاف ہے۔ اب کثرت ان لوگوں کی ہے۔ جو خُدا پر ایمان رکھنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ ان کی نسلیں بڑی سرعت کیساتھ دہریت کی طرف جا رہی ہیں۔ اور یہ بات خود ان کے لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔

غرض ان مشرکانہ عقاید اور شامت اعمال کی وجہ سے یہ لوگ خُدا سے دُور اور دُور سے دُور تر ہوتے چلے گئے۔ مگر اسلام ایک ایسا مکمل اور جامع مذہب ہے۔ جو ہر زمانہ اور ہر فطرت کیلئے ہے۔ جس خُدا کو اسلام نے پیش کیا ہے۔ وُہ ہر وقت اپنی نظر رحم اپنے بندوں پر رکھتا ہے۔ جو شخص اُس کے بتائے ہوئے راستہ پر چل کر اس کی تلاش کو نکلتا ہے۔ خدا اسی کی محبت کی خاطر اسے ملنے کیلئے خود آتا ہے۔ (والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سُبلنا۔) اسلام کا عقیدہ ہے کہ ہر گمراہی کے زمانہ میں انسانوں کی ہدایت کے لئے خدا تعالےٰ کسی برگزیدہ انسان کو مامور کر دیتا ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے ساتھ بالمشافہ کلام کرتا ہے۔ خُدا تعالےٰ اُس کو ضرورت اور موقعہ کے مناسب علم غیب عطا کرتا ہے۔ وُہ اس کے تازہ احکام لوگوں کو سُناتا ہے۔ جو مُردہ دلوں کو زندگی بخشتا ہے۔ اور مومنوں کے ایمان کو مضبوط کرتا ہے اس کی بات ایک اٹل قانون ہوتی ہے۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں۔ مگر اسکی بات نہیں ٹل سکتی۔ اس کا اپنا وجود معجزانہ رنگ اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ باوجود وُہ اکیلا ہونے کے ساری دُنیا پر فتح حاصل کرتا ہے۔ اس کی زندگی لوگوں کی زندگی اور موت کا باعث ہوتی ہے۔ انبیاء و ماموروین کا یہ سلسلہ شروع اسلام سے چلا آتا ہے۔ اور تا قیامت چلا جائے گا یہ بات قرآن کریم اور احادیث شریف سے ثابت ہے۔ اور اسلام کی یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس کا مقابلہ دوسرا کوئی مذہب نہیں کر سکتا۔

آج بھی خدا تعالےٰ کی ایک مقدس و برگزیدہ ہستی ہمارے درمیان موجود ہے۔ عوام کے نزدیک آپ صرف ایک جماعت کے امام اور پیشوا ہیں۔ مگر جن کو اللہ تعالےٰ نے علم و عرفان عطا کیا ہے وُہ جانتے ہیں۔ کہ آپ کی پیدائش منشاء الہی کے ماتحت ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپکی نسبت کئی برس پہلے متواتر بشارتیں دی گئیں۔ اللہ تعالےٰ نے الہاماً آپ کو بتلایا۔ کہ ایک لڑکا تمہیں دیا جائے گا۔ جو دین کا چراغ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۱۶۳) وُہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا (صفحہ ۱۴۱) وُہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (صفحہ ۱۶۳) وُہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ وُہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی (صفحہ ۱۴۲) اور مسجد کی دیوار پر لکھا ہُوا آپ کا نام "محمود" آپ کو دکھایا جائیگا (صفحہ ۱۲۴)

اللہ تعالےٰ سے علم غیب پا کر حضرت المصلح الموعود نے بیشمار پیشگوئیاں کیں جو لفظ بہ لفظ پوری ہوتے ہم نے دیکھیں۔

۱۹۳۴ء میں جبکہ احرار پارٹی نے قادیان میں کانفرنس کی۔ اور اس کے لیڈروں نے دعویٰ کیا۔ کہ قادیان کو پیوند خاک کر دیا جائے گا۔ انکے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے اعلان کیا۔ کہ آئندہ جون تک تمہیں ایک احمدی دیکھنے کو بھی نظر نہیں آئیگا۔ مسلم اور غیر مسلم پبلک اور پریس احمدیوں کے خلاف غلط پراپیگنڈا کرنے میں صبح شام مصروف تھے۔ سرکار کے بعض بددیانت افسروں کی شہ پر ہر جگہ احمدیوں پر ظلم توڑے جا رہے تھے۔ اور احرار پارٹی بظاہر اپنے پورے جوبن پر تھی۔ اس وقت حضرت المصلح الموعود نے اعلان کیا۔ کہ میں احرار کے پاؤں سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں کے لئے غیرت ہوتی ہے اس کی غیرت جوش میں آئی۔ اور اس دن سے شرارت پسندوں کی ذلت و رسوائی کے سامان اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ چنانچہ جتنی جلدی اس پارٹی کا خاتمہ ہوا۔ اس کی مثال وُہ آپ ہی تھی۔ وُہ شخص جس نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ جون تک تمہیں دیکھنے کے لئے کوئی احمدی نظر نہیں آئیگا۔ آج خود اس کا کوئی پتہ نہیں۔ کہ وُہ کہاں ہے؟

عرصہ ہُوا۔ حضور نے جماعت کو آئندہ آنیوالے خطرات سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ تم پر ایک سخت زمانہ آنے والا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں قادیان سے نکلنا پڑے۔ اور ہو سکتا ہے کہ تم مٹ جاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ پھر دوبارہ احمدیت کی بنیاد ڈالے۔ یہ الفاظ ہم نے اپنے کانوں سے سُنے اور ان کو پورا ہوتے دیکھا۔ آج ہم قادیان سے باہر غریب الوطنی اور بے سرو سامانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ دُنیاوی لحاظ سے چاروں طرف سے تکلیفیں ہی تکلیفیں ہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کے نشانوں کو پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے ایمان پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ کیونکہ پہلے انبیاء کی اُمتوں جیسا ہی اس کا سلوک ہمارے ساتھ ہے۔ ہم ان عارضی تکلیفوں کے بعد اسکے انعامات کے منتظر ہیں۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔ اور ولیعلمن الذین امنو ولیعلمن المنافقون کے الہی قانون کے ماتحت ہمیں صرف ایک آزمائش میں سے گذارا جا رہا ہے۔

آج سے کئی برس پہلے جس برگزیدہ انسان نے نہایت خطرناک ایام میں خدا تعالےٰ سے علم پا کر یہ کہا تھا کہ مَیں احرار کے پاؤں سے زمین نکلتی دیکھتا ہوں اور زمانہ شاہد ہے کہ حقیقتاً احرار کے پاؤں سے زمین نکل گئی۔ جس نے آج سے تقریباً دس برس پہلے خبر دی تھی۔ کہ تم قادیان سے نکالے جاؤ گے۔ اور سچ مچ ہی ہم قادیان سے نکالے گئے۔ آج وہی خدا کا موعود امام کہہ رہا ہے کہ

"میں آسمان خدا تعالےٰ کی انگلی کو احمدیت کی فتح کی خوشخبری لکھتے ہوئے دیکھتا ہوں جو فیصلہ آسمان پر ہو۔ زمین اسے ردّ نہیں کر سکتی۔ اور خدا کے حکم کو انسان بدل نہیں سکتا۔" (الفضل ۳؍جنوری)

ہمارا ایمان ہے۔ کہ ضرور ایسا ہو کر رہیگا۔ دنیا کی کوئی طاقت نہیں۔ جو اُس کو پورا ہونے سے روک سکے۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو اپنے ایمانوں کو بڑھاتے ہوئے اس نشان کے پورا ہونے کی گھڑی تک زندہ رہیں۔

گرم بستر و پارچات کی اشد ضرورت

مبلغین و انسپکٹران بیت المال سے درخواست ہے کہ مہاجرین کے لئے بستر و گرم پارچات مہیا کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک الفضل میں متعدد دفعہ شائع ہو چکی ہے۔ ہم نے بذریعہ چٹھی بھی اکثر جماعتوں کو یاد دہانی کروائی ہے آپ کی مدد کی بھی اِس بارے میں ہمیں ضرورت ہے۔ براہ کرم جماعتوں میں تحریک فرما کر جلد از جلد بستر و گرم پارچات مہیا کر کے لاہور بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔ بستر اکٹھے ہونے پر ہمیں بھی مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

خاکسار (چودھری) عبد اللہ خاں افسر الخارج
دفتر تقسیم پارچات و بستر رتن باغ۔ لاہور

درخواست دُعا: محترمہ ناصرہ بیگم بنت حسن خاں صاحب مرحوم آسٹریلیا بلڈنگ لاہور اب دو ہفتے سے بخار اُتر چکا ہے لیکن نقاہت بہت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(منیر احمد)

اراکین احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کی توجہ کیلئے

الفضل مورخہ ۷ رجنوری ۱۹۴۸ء کے اعلان کے مطابق امید کی گئی تھی۔ کہ مقامی کالجوں کے تمام احمدی طلباء ۱۱ رجنوری ۱۹۴۸ء کو وقت مقررہ پر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے اجلاس میں نئے عہدیداران کے انتخاب کیلئے رتن باغ میں جمع ہو جائینگے۔ لیکن یہ امر نہایت ہی افسوسناک ہے۔ کہ ایک کالج کے صرف چند طلباء کے علاوہ اور کسی کالج کے احمدی طلباء موجود نہ تھے۔ یہ کہنے اور سمجھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کہ کسی قوم کے نوجوانوں کے افعال و حرکات اس قوم کے حقیقی جذبات کی آئینہ داری کرتے ہیں۔ اگر نسل انسانی کی فلاح و بہبودی کا راز اس زمانہ میں واقعی احمدیت میں مضمر ہو چکا ہے تو احمدی نوجوانوں کو بہر صورت پیش پیش ہونا پڑیگا۔ ہم مستقبل کے کسی شاعر کی زبان سے اپنے متعلق یہ سننا نہیں چاہتے۔ کہ ؏

بڑے شوق سے سن رہا تھا زمانہ — ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

گلستانِ عالم اس وقت ایک زبردست عبوری دور سے گذر رہا ہے۔ اور مستقبل کے دامن میں کیا کچھ ہمارے لئے پنہاں ہے۔ اسکی ایک جھلک حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام میں کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" دکھائی دیتی ہے یہ جھلک انشاء اللہ العزیز بڑھیگی اور پھیلے گی حتٰی کہ اپنی ضیا پاشی سے تمام عالم کو منور کر دیگی۔ یہ اُس غالب و کار آفریں۔ کارکشا۔ کارساز خدا کا وعدہ ہے۔ جو اپنی بعض کارگزاری میں اگرچہ مومن کو اپنا آلہ کار بناتا ہے۔ لیکن مومن کا محتاج نہیں ہو جاتا۔ اُس کا قانون تو یہ ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم میرے بنائے ہوئے قانون پر عمل نہیں کرو گے۔ تو میں اپنی مشیت کی تکمیل کیلئے تمہیں میں سے ایسے لوگ پیدا کر دونگا۔ جو اپنے اعمال و افعال میں تم جیسے نہ ہونگے۔ یہ لوگ جو کہ اللہ تعالےٰ کی خشیت کو بجا لانے والے ہونگے۔ اسی لئے حامل انعام و اکرام ہونگے

مجھے افسوس ہے۔ کہ الفضل و آلہ نشر الصوت پر اعلانات کر دئے جانیکے باوجود مقامی کالجوں کے احمدی طلباء نے جن میں اغلباً تعلیم الاسلام کالج کے طلباء بھی شامل ہیں۔ ہماری ایسوسی ایشن کے اجلاس میں شرکت نہ کی۔ چنانچہ چیئرمین کی ابتدائی کارروائیوں کے بعد ہمارا یہ جلسہ جس کا سردست مقصد جدید نئے عہدیداران کا انتخاب تھا۔ ۲۳ رجنوری ۱۹۴۸ء بمقام رتن باغ عین بعد نماز جمعہ پر ملتوی کر دیا گیا۔ جملہ احباب سے درخواست ہے کہ وہ احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن کے نئے جلسے کی کامیابی احمدی طلباء کی توجہ کی رہین منت ہے۔ صدق دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار سید محمود ناصر۔ صدر احمدیہ انٹر کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور ۱۲/۱/۴۸

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۷ر فروری ۱۹۴۸ء ہے

فرمایا۔ "میں جماعت کو تحریک جدید کے چندہ کی طرف پھر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تحریک جدید کے چندہ کا اعلان میں پچھلے جمعہ میں کر چکا ہوں۔ اور کچھ لوگوں کو اس وقت تک اُس میں شامل ہونیکی توفیق بھی مل چکی ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جنکو ابھی توفیق نہیں ملی۔ اسلئے نہیں کہ وہ سست ہیں بلکہ اسلئے کہ جماعتیں اپنی اپنی فہرست مرتب کر کے بھجوایا کرتی ہیں۔

میں ہر جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ سابق میں قاعدہ رہا ہے۔ اُس چندہ کی تحریک کا آخری وقت ۷ر فروری ہو گا۔ سات فروری تک جو وعدے آئینگے۔ وہ وقت کے اندر سمجھے جائینگے۔"

"چونکہ گذشتہ ایام میں پنجاب پر بڑی بھاری آفت اور مصیبت آئی ہے۔ اور ڈاک کا انتظام نہایت ردی اور خراب ہے۔ اسلئے مغربی پنجاب۔ سندھ۔ صوبہ سرحد فرنٹیئر پراونس کے علاقہ کی میعاد سات اپریل تک ہو گی۔ جو ہندوستان کے باہر کے ممالک ہیں۔ انکی میعاد یکم جون تک ہو گی۔"

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست جلد از جلد اپنے وعدوں کی فہرست مکمل کر کے بھجوانے کی کوشش کرینگے۔ اس وقت تک سب سے زیادہ جوش قادیان کے مہاجرین نے ہی دکھایا ہے چنانچہ جتنی موجودہ رقم آئی ہے۔ اس کا نوے فیصدی قادیان کے وعدوں پر مشتمل ہے۔"

قادیان دارالامان کی مقامی جماعت جس میں ۳۱۳ احباب شعائر اللہ میں دھونی رمائے بیٹھے ہیں وہ جہاں اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کرنے کو تیار بیٹھے ہیں۔ وہاں انہوں نے تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم میں وہ شاندار اور قابل تعریف نمونہ اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہے۔ چنانچہ دارالامان کا ہر فرد اسمیں شامل ہوا۔ انکے دفتر اول کے چودھویں سال کی میزان ۹/۲۷۰۰ اور دفتر دوم کے سال چہارم کی میزان ۸/۶۳۵۱ ہے۔ مجموعی رقم ۱/۱۱۰۵۲ ہے۔ بجو دفتر دوم میں نوے ۹۰ احباب شامل ہوئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ

عدیم المثال تباہی کی تیاریاں

کلکتہ ۱۲ر جنوری انڈین سائنس کانگرس میں آسٹریلیا وفد کے ممبر سر کاد گرانٹ نے ایٹم بم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے بیان میں فرمایا۔ کہ دنیا کی تمام طاقتیں ایٹم بم کی ریسرچ میں جس رفتار سے ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لئے کوششیں کر رہی ہیں۔ اس سے بجز انسانی نسل کی تباہی کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ایک ایسی تباہی جس سے تاحال کسی ملک کو سابقہ نہیں پڑا۔

اگر تیسری جنگ عظیم شروع ہوئی تو ایٹم بم استعمال میں لایا جائے گا۔ اور نتیجہ یہی نکلے گا کہ تہذیب کا نام ونشان تک مٹ جائیگا۔ اس تباہی سے دنیا کو بچانے کے لئے ہمیں ایٹم کی طاقت پر اور اس کے استعمال پر کنٹرول کرنے کے ذریعے اختیار کرنے چاہئیں۔ (گلوب)

عربوں کے خلاف امریکن یہودیوں کی خطرناک تیاریاں

لنڈن ۱۱ر جنوری امریکن پولیس کی نگاہ سے بچ کر ایک جہاز تیزی سے فلسطین کی جانب بڑھ رہا ہے۔ نیویارک میں البتہ خیال یقینی صورت پکڑ رہا ہے۔ کہ بحر اوقیانوس میں اسے روکنے کے لئے برطانوی بیڑے کو کہا جائے گا۔ یہ آتش گیر مادہ خفیہ طور پر امریکہ میں جمع کیا گیا تھا۔ کچھ باقی امریکہ میں تھا۔ جس پر امریکن پولیس نے قبضہ کر لیا ہے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ جہاز امریکہ کے شمالی ساحل کی کسی بندرگاہ سے روانہ ہوا ہے۔ بہت سامال مشینری کے بہانے بھیجا جا چکا ہے۔ پچھلے ہفتے اتفاقیہ طور پر چار لاکھ پونڈ وزنی آتشگیر مادے کو دریافت عمل میں آئی خیال کیا جاتا ہے کہ جہاز کپتان بھی سامان کی نوعیت سے بے خبر ہے۔ (گلوب)

اوقیانوس پار کا سفر چھ سو میل فی گھنٹہ رفتار

لنڈن (بحری تار) لنڈن میں سکول کے طلبہ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے ہوابازی کا ریکارڈ قائم کرنے والے گروپ کیپٹن ڈونلڈسن نے کہا۔ کہ جیٹ انجن کی ترقی میں برطانیہ دوسرے ملکوں سے دو سال آگے ہے۔ اپنی تقریر کے دوران میں اس نے یہ بھی کہا کہ اوقیانوس پار کا سفر چھ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے کیا جانے لگے گا تقریر کے دوران میں جب گروپ کیپٹن یہ بھول گیا کہ لوہا کتنے درجے حرارت میں پگل جاتا ہے۔ تو اسے ایک لڑکے نے جو پچھلی نشستوں پر بیٹھا ہوا تھا۔ اسے بتایا (ب اس)

---

۴ کی اپنی حکومت کے قیام اور ڈوگرہ راج کے خاتمہ کی خاطر لڑی جا رہی ہے۔

بقیہ صفحہ اوّل

میری بات نہ سنی اور مجھے اپنا معاملہ پیش کرنے کی اجازت نہ دی تو کشمیر میں جنگ بند کر دینے کے لئے وہ کیسے کہیگی؟

آپ نے اس بیان میں اس اقدام کی پھر پر زور تردید کی کہ حکومت پاکستان کسی قسم کی مدد کر رہا ہے۔ آپ نے کہا۔ پاکستان انتہائی بے رخی سے کام لے رہا ہے اور کسی قسم کی مدد کرنیکا بھی روادار نہیں

ریفرنڈم کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ریفرنڈم صرف ان شرائط کے ماتحت ہو سکتا ہے کہ تمام ہندوستانی فوجیں کشمیر سے نکلجائیں۔ جو نئے لوگ یہاں داخل ہوئے ہیں وہ بھی نکل جائیں اور اصل باشندے جو ڈوگرہ فوج کے مظالم کی تاب نہ لا کر بھاگ گئے ہیں۔ واپس لائے جائیں اور ریاستی فوج کو عضو معطل قرار دیدیا جائے اور سنیری نظم ونسق ایک ایسی فوج کے ہاتھ میں دیدیا جائے۔ جو پاکستان اور ہندوستان کی مشترکہ ہو۔ تب ریفرنڈم ہو سکتا ہے

آپ نے یہ بھی کہا کہ کشمیر کی جنگ کوئی ڈومینین سے الحاق کی وجہ سے نہیں لڑی جا رہی بلکہ وہ کشمیری عوام ۴

لاہور میں راشن کے ڈپو ہولڈروں کو سزائے جرمانہ

لاہور ۱۰ر جنوری۔ محکمہ سول سپلائی (مغربی پنجاب) نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ دسمبر میں لاہور کے راشننگ کنٹرولر نے بلیک مارکیٹ اور دوسری بے قاعدگیوں کی روک تھام کی غرض سے اپنی تحقیقات کے نتیجہ میں مندرجہ ذیل ڈپو ہولڈروں کو جرمانہ کیا۔

حلقہ	ڈپو ہولڈر	بے قاعدگی	جرمانہ
۱۔ اچھرہ	فضل محمد۔ سخی شاہ	کھانڈ کے تول میں کمی	۲۰۰/-
۲۔ سول لائینز	اصغر حیات بشیر محمد	اینٹوں کے ہاٹ رکھنا	۲۵/-
۳ سول لائینز	رحمت اللہ	سارے ہفتہ کے لئے آٹا دیدینا	۵۰/-
۴۔ کوتوالی	عبد الماجد	زیادہ قیمت وصول کرنے اور گستاخانہ سلوک کرنے پر	۲۰/-
۵۔ سٹی	حسین بخش	کھانڈ کی زیادہ قیمت چارج کرنے پر	۵/-
۶۔ لاہور چھاؤنی	محمد دین ڈار	گاہک سے زیادہ وصول کرنے پر	۱۰۰/-
۷۔ نولکھا	عبد الرحمٰن	کھانڈ کے تول میں کمی	۱۰/-

لنڈن ۱۱ر جنوری۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں لنڈن کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ اس تعداد میں سنہ ۱۹۴۶ء کی نسبت ۵ لاکھ کا اضافہ ہے۔ (گلوب)

بہار کی موجودہ وزارت کو توڑنے کا مطالبہ

پٹنہ ۱۱ر جنوری بہار پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۱۷ر جنوری کو ہو گا۔ اس اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔ جس میں کانگرس کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ سے بہار کی موجودہ وزارت کو توڑنے کا مطالبہ کیا جائیگا۔

یہ ریزولیوشن پراونشل کانگرس کمیٹی کے تین ممبروں کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔ اس ریزولیوشن میں وزارت پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ دھڑے بازی کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ اور گاندھی جی کے اصولوں کی خلاف ورزی کر کے کانگرس کے وقار کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ (گلوب)

سوشل ویلفیئر مشیر کا تقرر

لنڈن (بحری تار) وزیر نو آبادیات نے سوشل ویلفیئر کے محکمے میں مسٹر ڈبلیو۔ ایچ چین کو ایڈوائیزر مقرر کیا ہے۔ اس سے قبل مسٹر چین، فلسطین میں سوشل ویلفیئر کے ڈائریکٹر تھے۔ مسٹر چین کو برطانیہ میں سوشل ویلفیئر کے کام کا بہت زیادہ تجربہ ہے۔ سوشل ویلفیئر کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس گذشتہ موسم گرما میں سنگاپور میں ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید کے ملکوں نے شرکت کی تھی۔ (ب اس)

فلسطین میں یہودیوں کی زیادتیاں

یروشلم ۱۲ر جنوری گذشتہ شب یرموک دریا کے ایک پل کو یہودیوں کے ایک مسلح گروہ نے اڑا دیا۔ عربوں کے ایک گروہ کو جب کہ وہ ہگانہ پٹرول کے مدمقابل ہو رہا تھا۔ برطانوی ٹینکوں نے منتشر کر دیا مدینا محلہ میں جہاں عرب اور یہودیوں کی مخلوط آبادی تھی۔ یہودیوں نے ڈائنامیٹ سے ایک گھر کو اڑا دیا

بیان کیا گیا ہے کہ مالدار عرب فلسطین سے بھاگ جانے کے لئے سوچ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو غدار کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہیں متنبہ کر دیا گیا ہے۔ کہ ان کے اس اقدام کے نتیجہ میں ان کی جائداد ضبط کر لی جائے گی۔ (رائٹر)

اسمبلی میں بجٹ پر بحث وتمحیص پاکستان کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانیکی تجاویز

لاہور ۱۲ر جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں ۱۵ر اگست تا مارچ سنہ ۱۹۴۸ء کے بجٹ پر بحث وتمحیص ہوئی۔ بیگم شاہنواز نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لئے اس کی اقتصادی حالت کو بہتر بنایا جائے۔ روس نے پنج سالہ سکیم جاری کی تھی۔ جس سے اس ملک کو بہت فائدہ ہوا۔ پاکستان میں بھی اس قسم کی سکیم جاری کرنا چاہیئے

آپ نے بتایا کہ ملک میں ابھی ایک وسیع رقبہ زمین کا بے آباد پڑا ہے۔ اگر نہریں جاری کر دی جائیں تو اس رقبہ میں بڑی آسانی سے کاشت ہو سکتی ہے

آپ نے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی اس تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں صاحب موصوف نے پانی کے ذخائر کے متعلق وضاحت سے تشریح کی تھی۔ کہا اس معاملہ میں صوبائی حکومت کے ماتحت ریسرچ ہونی چاہیئے۔ یقیناً اس سے صوبہ کی زراعت کو بہت نفع پہنچے گا۔ آپ نے صنعتی ترقی کے مسائل پر بھی گفتگو کی اور یہ بھی کہا کہ معدنی ذخیروں کو بھی ترقی دینا چاہیئے۔ آپ نے موجودہ سلسلہ تعلیم پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ اس میں مکمل تبدیلی ہونی چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں علوم کے ایسے نصاب شامل کئے جائیں۔ جو ملک کی ضروریات کے لئے موافق ہوں۔

مولانا عبد الستار نیازی نے صوبہ کے محکمہ پبلسٹی کے بے پناہ خرچ پر سخت نکتہ چینی کی آپ نے کہا کہ یہ کثیر رقم پاکستان کے نوجوانوں کی تعلیم پر خرچ ہونا چاہیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ صوبے میں قیدیوں کی نہایت بری حالت ہے پولیس اور جیل کے محکموں میں اصلاحات کی بڑی گنجائش ہے۔ بجٹ پر بحث کرتے ہوئے۔ راجہ سعید اکبر نے کہا کہ بجٹ میں قومی اقتصاد کے صرف ایک پہلو کو لیا گیا ہے۔ لیکن صوبہ کے دوسرے مسائل کو نہیں چھیڑا گیا۔

مسٹر عزیز الدین نے افسوس ظاہر کیا۔ کہ صوبے میں فیکٹریوں کی تقسیم کرنے کا طریقہ نہایت ہی خراب ہے۔ اس سے صرف امیروں کو موقعہ دیا گیا ہے کہ وہ زیادہ امیر ہو جائیں۔ آپ نے کہا میں میاں نور اللہ کی تائید کرتا ہوں۔ کہ وزیروں اور دوسرے اعلےٰ عہدہ داروں کی تنخواہوں میں کمی کی جائے۔ (اورینٹ)

قضیہ کشمیر پاکستان اور ہندوستان کے اختلافات کی ایک کڑی ہے۔ اسکے ساتھ دوسرے امور پر بھی غور کرنا پڑے گا

حکومت مصر کے وزیر صنعت ہندوستان آرہے ہیں۔

قاہرہ ۱۲ جنوری۔ مصر کے رسل و رسائل اور صنعت و حرفت کے وزیر محمد ابو سعید تجارتی معاہدہ کرنے کی غرض سے ہندوستان آرہے ہیں۔ آپ پاکستان کی حکومت سے بھی اس سلسلہ میں گفت و شنید کریں گے۔ (گلوب)

اعزازی عہدہ ترک کردیا

لاہور ۱۲ جنوری۔ ملک عمر حیات وائس چانسلر مغربی پنجاب یونیورسٹی نے اسلامیہ کالج لاہور کے اعزازی پرنسپل کا عہدہ ترک کردیا ہے۔

باشندگان کشمیر کا جائز حق ہے کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کریں

لنڈن کے ہوائی اڈے پر سر محمد ظفر اللہ خان کا بیان

لنڈن ۱۲ جنوری۔ امریکہ جاتے ہوئے کل رات چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے لنڈن میں قیام فرمایا۔ آپ کا استقبال کرنے کے لئے حکومت پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ نیز اڈے پر مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد آپ کی آمد کی منتظر کھڑی تھی۔

چوہدری صاحب موصوف نے رائٹر کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کشمیر کا معاملہ دونوں حکومتوں کے مابین اختلاف کا صرف ایک حصہ ہے۔ اور یہ امر ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ انڈین یونین خود اس معاملے میں بین الاقوامی مداخلت کے لئے تیار ہوگئی ہے۔ یہ ایک روشن حقیقت ہے۔ کہ یہ مداخلت صرف کشمیر تک ہی محدود نہیں رہ سکتی۔ بالخصوص جبکہ یہ معاملہ بذات خود جداگانہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اور اپنی اصلیت کے اظہار میں اصل پس منظر کا محتاج ہے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا ہم آج پھر اس بات کا اعادہ کرتے ہیں۔ کہ حکومت پاکستان نہ صرف یہ چاہتی ہے۔ بلکہ اس کی دلی خواہش ہے کہ ہر وہ شخص جو باہر سے کشمیر میں جا داخل ہوا ہے۔ خواہ وہ انڈین یونین کی فوج کا سپاہی ہو یا اور کوئی حملہ آور اور پناہ گزین وہ کشمیر سے نکل جائے اور جنہیں کشمیر سے زبردستی نکالا گیا ہے انہیں واپس کشمیر میں آنے کی اجازت دی جائے۔ اور باقاعدہ سول حکومت کا قیام عمل میں آجائے۔ اور باشندگان کشمیر ہر قسم کے دباؤ اور اثر سے آزاد ہو جائیں۔ اس وقت استصواب رائے عامہ کا انتظام کیا جائے۔ پاکستان کی خواہش یہی ہے کہ کشمیر کے اصل باشندگان کو کھلی اجازت ہو۔ کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کریں۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے لئے یہ قطعی ناممکن ہے۔ کہ وہ پاکستان کے باشندگان کو یا دوسرے لوگوں کو سرحد پار لڑی جانے والی جنگ آزادی میں حصہ لینے سے روکے۔ یہ جبھی ہوسکتا ہے۔ کہ پاکستان تمام سرحد کے ساتھ ساتھ ایک دیوار تعمیر کرنے کا فیصلہ کرے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان ہر مرحلے پر حکومت ہندوستان کو ترغیب دلاتا رہا ہے۔ کہ وہ باہمی مفاہمت سے معاملات کو طے کرے۔ (رائٹر)

یوپی میں پاکستان ریڈیو کی خبریں شائع کرنے کی ممانعت

لکھنؤ ۱۱ جنوری۔ حکومت یوپی نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کی رو سے اخباروں کو پاکستانی ریڈیو سے خبریں لے کر چھاپنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ گلوب

سکھوں کا وفد برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کریگا

آگرہ ۱۱ جنوری۔ ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات میں سکھوں نے جو رویہ اختیار کیا غیر ملکوں میں اس کے متعلق غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے سکھوں کا ایک وفد برطانیہ اور امریکہ کا دورہ کریگا (گلوب)

امریکہ اپنی فوجیں فلسطین بھیجے گا

لنڈن ۱۲ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امریکہ فلسطین میں مقیم امریکنوں کی جائیدادوں کی حفاظت کے پیش نظر اپنی فوجیں بھیجنے کے متعلق غور کر رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ کے اس اقدام سے فلسطین کا مسئلہ زیادہ نازک صورت اختیار کرے گا۔ یوروشلم کے کچھ حلقوں کا خیال ہے کہ عنقریب ۳۰۰ امریکن ملاح فلسطین پہنچ جائیں گے۔ یہ بات یاد رہے کہ عام حالات میں بھی امریکہ اور دوسرے ممالک اپنی جائداد اور اپنی قوم کے افراد کے تحفظ کے لئے اپنی افواج بھیجتے رہے ہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ امریکہ ایسے حالات میں اپنی افواج فلسطین بھیجے۔ جبکہ تمام برطانوی فوجیں ہٹائی جاچکی ہیں۔ اور وہاں کی صورت حال نازک ہے۔ نیویارک ٹائمز کا نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ اگر امریکی ملاحوں نے عربوں یہودیوں کی خانہ جنگی میں حصہ لیا۔ تو امریکہ کا یہ اقدام بہت خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ (گلوب)

مسلم لیگ کا مداح پاکستان چلا جائے" ——— مولانا آزاد کا اعلان

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ کل ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مولانا آزاد نے شروع سے لیکر آخر تک وہ تمام حالات وضاحت سے بیان کئے۔ جن کے نتیجہ میں دہلی کو موجودہ انقلاب دیکھنا پڑا۔ آپ نے فرمایا میں مانتا ہوں کہ اس وقت پناہ گزینوں کو دوبارہ بسانے کا مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی حکومت کے فرائض میں یہ بھی داخل ہے۔ کہ وہ یہاں کے مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کرے۔ لکھنؤ کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کانفرنس میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں نے شرکت کی۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر مسلمان کو اس بات کا پورا احساس ہوچکا ہے۔ کہ مذہب کے نام پر مسلم لیگ نے اسے گمراہ کرنیکی کوشش کی مگر اب وہ سنبھل چکا ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں فرقہ وارانہ جماعتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ جو مسلمان پاکستان کی پالیسی کا مداح ہے۔ اس کی ہمارے دلوں میں کوئی قدر نہیں۔ وہ پاکستان چلا جائے۔ (گلوب)

انڈونیشی اور ڈچ مذاکرات کی کامیابی

بٹاویہ ۱۲ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈچ انڈونیشی مذاکرات ایسے مراحل پر پہنچ گئے ہیں۔ جن سے ان کی کامیابی کی زیادہ امید ہوگئی ہے۔ انڈونیشیا کے زعماء بھی پرامید معلوم ہوتے ہیں۔ ا۔ پ۔

سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے ہندوستان کے لئے نیا آئین

بنارس ۱۲ جنوری۔ گلوب کو معلوم ہوا ہے کہ آئین ساز اسمبلی کے آئین ڈرافٹ پر سوشلسٹ پارٹی نے ایک تنقیدی رپورٹ تیار کی ہے۔ پارٹی نے ملک کے لئے سوشلسٹ آئین کا ایک مسودہ بھی تیار کیا ہے سوشلسٹ پارٹی کے لئے یہ آئین بنارس ہندو یونیورسٹی کے پروفیسر ملک بہاری لال نے تیار کیا ہے۔ آپ یونیورسٹی کے محکمہ سیاسیات کے پروفیسر ہیں۔ یہ آئین سوشلسٹ لیڈروں کی امداد و صلاح مشورہ سے تیار کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ آئین اگلے ہفتہ کے دوران میں شائع ہوجائے گا۔ اس کا دیباچہ مسٹر جے پرکاش نرائن لکھیں گے۔ (گلوب)

شیخ عبداللہ کے قائمقام کا تقرر

جموں ۱۲ جنوری۔ مہاراجہ کشمیر نے بخشی غلام محمد کو ریاست کا ناظم اعلیٰ اور شیخ محمد عبداللہ کا قائمقام مقرر کیا ہے۔ کیونکہ شیخ عبداللہ قضیہ کشمیر کے سلسلہ میں یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل میں شمولیت کے لئے لیک سکسس جارہا ہے۔ (ا۔پ)

عراقی برطانوی معاہدہ کی گفت و شنید کا کامیاب اختتام

لنڈن ۱۲ جنوری۔ کل دفتر خارجہ میں برطانوی عراقی معاہدہ کے نظر ثانی شدہ مسودہ پر عراقی وزیر اعظم صالح جابر اور برطانوی وزیر خارجہ بیون نے دستخط کردیئے۔ برطانوی اور عراقی دونوں حلقے اس معاہدہ کے ہوجانے پر بہت خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اگرچہ موجودہ معاہدہ کی مدت ۱۹۵۷ء تک ختم نہیں ہوتی تھی۔ لیکن برطانیہ نے بعد از جنگ کے حالات کے ماتحت اس معاہدہ کو زیادہ بہتر بنیاد پر طے کرنے کے لئے گفت و شنید شروع کرنے کی رضامندی کا اظہار کیا۔ نظر ثانی شدہ معاہدہ کی شرائط کی تفصیلات ابھی واضح نہیں کی گئیں لیکن خیال ہے کہ تبدیلیوں میں برطانوی فضائی مستقروں کے متعلق بھی ایک دفعہ شامل ہوگی۔ (اسٹار)

ہندوستانی ہوائی جہازوں کا حملہ

لاہور ۱۲ جنوری۔ ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز کا ایک پریس بیان مظہر ہے۔ کہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں پر انڈین ہوائی جہازوں کے حملہ کرنے کے نتیجہ میں دو عورتیں ہلاک ہوئیں۔ اور ایک بچہ خطرناک طور پر زخمی ہوا۔ سیالکوٹ کی رپورٹ ہے۔ کہ جموں کی ریاستی فوج نے سودگاؤں کو آگ لگادی۔ مگر سرحدی پولیس کی طرف سے فائر کرنے پر حملہ آور بھاگ گئے۔ باوجود مشرقی اور مغربی پنجاب کی سرحدی پولیس کے افسروں کے قصور کے علاقہ میں ابھی تک مسلح سکھ جتھے شرارتیں کر رہے ہیں۔

— کراچی ۱۲ جنوری۔ مسٹر اسمٰعیل چندریگر وزیر تجارت اور پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک حکومت پاکستان امید ہے کہ کل بذریعہ ہوائی جہاز کسی اہم سرکاری کام کے لئے ڈھاکہ جائیں گے۔ (ا۔پ)